

لَا إِلَهَ إِلَّا

اللَّهُ

مُحَمَّدٌ

رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

روحی شریف

يَدَانِ ارشَدَكَ اللَّهُ تَعَالَى فِي الدَّارَيْنِ كُنْتُ هَاهُوَيْتُ

آگاہ ہو رہا تھا طالبِ ہدایت، اللہ تعالیٰ تجھے دونوں جہان میں ارشد بخشنے وہ تہا مجھوتیت کی حا

كَنْزًا يَاهُوَيْتُ مَخْفِيًا لَاهُوَيْتُ فَارَدْتُ مَلَكُوتُ

یا مجھوت کا خزانہ (دبنا) لاہوت میں مخفی ہوا (ارشاد ملکوت میں اپنے ارادہ والی جگہ) فاردت ملکوت

أَنْ أَعْرِفَ جَبْرُوتَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ نَاسُوتَ

تاکہ اس کی جبروت میں حقیقت حق کی پہچان کی جائے۔ پس عالمِ ناسوت پیدا فرمایا۔

وَأَنْتَ بِرَحْمَتِهِ شِمَانِ حَقِيقَتِ هَاهُوَيْتُ حَضْرَتِ عَشَقِ بِالْأَيْنِ كُونِينَ

حقیقتِ حاشے مجھوتیت کی آنکھوں کا سرچرہ (آدم علیہ السلام کو بنایا) (اور حضرت عیسیٰ نے اس کی بارگاہِ کبریا میں)

بَارَكَاہِ کَبْرِیَاوَتِ تَحْتَ سُلْطَنَتِ آرَا سَتَہِ اَزْ کَمَالِ عِبْرَتِ مَابِیْتِ ذَاتِ بَالِشِ

کونین کے اوپر اپنا تخت سلطنت آراستہ کیا۔ اس ذاتِ پاک کی مابیت کے بیان سے کمالِ عبرت

ہزاراں ہزار بے شمار قوافلِ عقلِ سنگسارِ سُبْحَانَ اللَّهِ اَزْ اَجْسَامِ

ہزاراں ہزار بلکہ بے شمار عقل کے قافلے سنگسار ہیں۔ سُبْحَانَ اللَّهِ عناصرِ خاکی کے

عناصرِ خاکی بہزار مظہرِ ظہورِ آثارِ جلال و جمالِ قَدَرْتِ لَمْ تَکْمَلْہِ سَیْنِہِ

اجسام سے ایسے جلال و جمال کے ہزاروں مظہر بنائے۔ قدرتِ ہائے کاملہ نے (آدم) کو

باصفاء ساخته تماثائے روئے زیبائے فرماید خود با خود قمار

آئینہ بصفائیا جس میں وہ اپنے روئے زیباکا تماشا دیکھ رہی ہے۔ خود بہ خود

عشق مے باز د خود نظر و خود ناظر و خود منظور خود عشق و خود

عشق بازی کر رہی ہے۔ خود نظر خود ناظر اور خود منظور ہے۔ خود عشق و خود

عاشق و خود معشوق اگر پردہ را از خود براندازی ہمہ یک ذات

عاشق و خود معشوق ہے (مے طالب) اگر تو اس پردہ خودی کو اتار دے (تو معلوم ہوگا)

و دوئی ہمہ از آخول حیثیت مے گوید مصنف تصنیف معکف

سب ذات و حسب علم یہ سب ذاتی و کثرت تری تاکہ کہ بعض کے ہیں گئے۔ اس تصنیف کا مصنف (بابو) حاجت حق

حرم جلال و جمال صا جھوٹیت حق مجوسہ و ذات مطلق عین عینیت

کے حرم جلال و جمال کا معکف۔ ذات مطلق کے مشاہد میں مستغرق معبود حق سے

از شہود مشہود معبود علی الحق در مہد ناز سبحانی ما اعظم شانی

شہود و مشہود کی عین عنایت سے مشرف سبحانی ما اعظم شانی کے مایہ ناز بنگوئے جہوئے والا

بصدر عزت تاج معرفت و وحدت مطلق بر سر و دئے تصفیہ و ترکیب

صدر عین مقام عزت اور معرفت و وحدت کا تاج پہنے۔ تصفیہ و ترکیب انت انا و انانت کی

انت انا و انانت در بر الملقب من الحق باحق سراسر ذات

چادر اوڑھے ہوئے من الحق باحق حق بابو کے لقب سرفراز سراسر ذات

یا ہونفا فی ہو فقیر یا ہو عرف اعوان ساکن قرب جو اقلعہ شور و حر

یا ہونفا فی ہو فقیر یا ہو عرف اعوان ساکن قرب جو اقلعہ شور و حر

یا ہونفا فی ہو فقیر یا ہو عرف اعوان ساکن قرب جو اقلعہ شور و حر

اللہ تعالیٰ من الفتن والجور حید کلمات از ابراز تحقیقات

اسے ہر قسم کے ظلم اور فتنوں سے محفوظ رکھے۔ چند کلمات تحقیق فقر مقام جھوٹ ذات

فقر مقام جھوٹ ذات حتمی و سعت کل شیء تفسیر از معنی المعنی و خاص

کی شرح میں بیان کرتا ہے۔ اور میری رحمت ہر شیء وسیع ہے کی معنی اپنی تفسیر اور خاص

الخاص تعلیم مے آرد عارف واصل بہر جا دید کشاید بجز دیدارش نہ

الخاص تعلیم دیتا ہے۔ عارف واصل ہیں مجھ سے کہہ کھوتا ہے اس کے دیدار کے ہوا

بمید نقش غیر و خودی از خود براندازد تا با مطلق مطلق شود۔

کچھ نہیں دیکھتا اور نقش غیر و خودی کو دور کر دیتا ہے۔ حے کہ مطلق کے ساتھ مطلق ہو جاتا ہے

بدان کہ چوں نور احدی از جملہ تنہائی وحدت بر مظاہر کثرت ارادہ

جان لو کہ جب نور احدی نے وحدت کے جملہ تنہائی سے کثرت کے مظاہرے کا ارادہ

فرمود حسن خود را جلوہ بصفائے گرم بازاری نمود بر شمع جمال پُرپائے کوئین

فرمایا تو اس گرم بازاری کھیلے اپنے حسن کے جلوہ بصفائے صاف کوڑیوے بنایا اس شمع جمال پُرپائے کوئین

بسوزید و نقاب یمیم احمدی پوشید صورت احمدی گرفت از کثرت

پر کوئین پروانہ و اجل شمع عاشق ہوئے۔ (نور ذاتی) نقاب یمیم احمدی پہن کر صورت احمدی صلی اللہ علیہ وسلم اختیار کی اور

جذبات ارادت بخت بار بر خود بجنید و ازال ہفت اروح فقرا

کثرت جذبات و ارادہ سے سات بار اپنی ذات میں جنش کھائی۔ جس سے سات اروح فقرا

باصفاء فنا فی اللہ بقا باللہ محو خیالات ہر مغز بے پوست

باصفاء فنا فی اللہ بقا باللہ محو خیالات ہر مغز بے پوست

باصفاء فنا فی اللہ بقا باللہ محو خیالات ہر مغز بے پوست

پیش از آفرینش آدم علیہ السلام ہفتاد ہزار سال غرق بحر جہال بر

آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ستر ہزار سال قبل بحر جہال میں مستغرق

شجرہ اے یقین پیدا شدند بحر ذات حق از ازل تا ابد چیز نہ دیدند

شجرہ اے یقین بحر پیدا ہوئیں انہوں نے ازل سے اب تک بحر ذات حق کسی کو نہیں کیا

و ما سوی اللہ گاہے نشینند بحر کبریا دم بحر الوصال لازوال

اور ماسوی اللہ کسی نہ سنا۔ انہیں بحر کبریا کے سمندر میں اسی حال نزول

گاہے جسد نوری پوشیدہ بہ تقدیس و تنزیہ می کوشیدند۔ گاہے

حاصل ہے۔ وہ کسی نوری جہت اختیار کر کے تقدیس و تنزیہ میں کوشاں ہوتے ہیں۔ ۴

قطرہ در بحر و گاہے بحر در قطرہ۔ و روائے فیض عطا اذا تم الفقر فهو

قطرہ بحر میں اور گاہے بحر قطرہ میں اور فیض عطا کی چادر میں جب فقر اختیار کر لیتا ہے اللہ

اللہ برایشاں پس حیات ابدی و عزت باری و عزت باری فقر کی محتاج

ہی ہوتا ہے۔ ان کے آپس میں نہیں حیات ابدی اور عزت باری کی محتاج نہیں ہے۔ یہ فقر نہیں، لایحتاج

إلی ربہ ولا إلی غیرہ معزز و مکرم از آفرینش آدم علیہ السلام

ہے اپنے رب یا اس کے غیر سے وہ معزز و مکرم ہیں آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے اور

قیام قیامت پہنچ آگاہی ندارند قدم ایشان بر سر حبلہ اولیا غوث

ان کو قیام قیامت کی بھی کوئی خبر نہیں۔ ان کے قدم جہلہ اولیا غوث و قطب کے

و قطب اگر انہارا خدا خوانی بجا اگر بندہ خدا دانی روا۔ علم من علم

سربہاں۔ ان کو کوئی نیک باطن خدا کی بجائے اگر شریعت کی روش سے بندہ خدا جانے روا جس نے مابقی

مقام ایشان حریم ذات کبریا۔ و از حق ماسوی الحق چیز نہ

نے مانا۔ ان کا مقام حریم ذات کبریا ہے۔ وہ حق سے ماسوی الحق کوئی چیز

طلبیند۔ و دنیائے دنی و نعیم اخروی خور و قصور بہشت بکر شہ نظر

طلب نہیں کرتے اور کینی دنیا اور اخروی نعمتوں حمد و قصور اور بہشت کو ایک نظر بھی

ندیدند۔ و از ازل یک لمحہ کہ موسیٰ علیہ السلام در سراشیگی رفتہ و طور

نہیں دیکھتے۔ اور وہ ایک (جلوہ نور) جس سے موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے تھے اور کوہ طور

در ہم شکستہ۔ در ہر لمحہ و طرفہ العین ہفتاد ہزار بار لمعات جذبات

بیزہ ریزہ ہو گیا تھا۔ ہر لمحہ اور آنکھ چپکنے میں ایسے ستر ہزار جذبات انوار ذات کے

انوار ذات برایشاں وارد۔ و دم نہ زدند و اپنے کشیدند۔ و ہل

جلوسے ان پر ہوتے ہیں۔ وہ دم نہیں مانتے اور نہ آہ کھینچتے ہیں۔ بلکہ اور

من مزیدی گفتند ایشان سلطان الفقراء و سید الکونین اند۔

لائیے مافوق مارتے ہیں۔ وہ سلطان الفقراء اور کونین کے سردار ہیں۔

یکے روح خاتون قیامت رضی اللہ عنہا و یکے روح خواجه حسن بصری رضی اللہ عنہ

ایک روح خاتون قیامت (فاطمہ الزہراء) کی اور ایک روح خواجه حسن بصری رضی اللہ عنہ کی

و یکے روح شیخ ما حقیقت الحق۔ نور مطلق مشہود علی الحق حضرت

اور ایک روح میرے شیخ حقیقت الحق نور مطلق مشہود علی الحق حضرت

سید محمد الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز و یکے روح سلطان

سید محمد الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی اور ایک روح سلطان

انوار السیرۃ حضرت پیر عبد الرزاق فرزند حضرت پیر و شکیر قدس

انوار السیرۃ حضرت پیر عبد الرزاق فرزند حضرت پیر و شکیر قدس

سره العزیز ویکے روح چشمہ چشمان حاضویت سراسر اذات یا جو

اللہ سرہ العزیز کی اور ایک روح حاضویت کی آنکھوں کے سرچشمہ سراسر اذات یا جو

بندہ فقیر باجوہ اللہ سر العزیز و دو روح دیگر اولیاء بحر متین ایشان

بندہ فقیر باجوہ قدس اللہ سر العزیز کی اور دو اندام و حیوادیاء اللہ کی ہیں جن کی برکت

قیام دارین تانا آنکہ آں دو روح از آشیانہ وحدت بر مظاہر کثرت

دارین کو قیام ہے۔ جب تک یہ دو روحیں آشیانہ وحدت سے مظاہر کثرت میں

نہ خواہند پرید قیام قیامت نخواہد شد سراسر نظر ایشان نور وحدت

جو ہر دازنہ ہوں قیام قیامت نہ ہوگی ان کی نگاہ نور وحدت

و کیمیائے عزت بہر کس پر تو غنائے ایشان افتاد نور مطلق ساختند۔

اور عزت کی کیمیاء جس پر بھی ان کی نگاہ پڑتی ہے نور مطلق بنا دیتی ہے۔

احتیاج بر ریاضت و ردا و راد ظاہری طالبان را نہ پراختند۔

ایسے طالبوں کو ریاضت اور ورد و آواراد (ظاہری کی) ضرورت نہیں رہتی۔

بدان کہ فقیر نور مطلق مؤلف تالیف اس کتاب مستطاب ہے ہا و جب

آگاہ ہو کہ اس رسالہ کا مصنف فقیر (باجوہ) نور مطلق ہر قسم کے جب عجاب

حجاب تمامی بر بنداختہ عین عین وحدت گشتہ سبحان اللہ! جسم میں بندہ

دور کر کے عین حسین وحدت ہو گیا۔ سبحان اللہ! بندہ کا جسم

را پر وہ ضعیف حائل خود بخود در میان ہزار ہا اسرار عجیبہ لطیفہ

پر وہ ضعیف کی مانند در میان حائل ہے اور وہ ذات خود بخود ہزار ہا اسرار عجیبہ و غریبہ

غریبہ فرمود۔ خود مطلق و خود منطوق۔ خود کاتب و خود مکتوب۔ خود

کا اظہار کر رہی ہے اور یہاں تک تصنیف میں خود مطلق و خود منطوق۔ خود کاتب و خود مکتوب۔ خود

وال و خود مدلول۔ اگر اس را آثار قدرت ربانی دانند بجا و اگر وحی

دال اور خود مدلول ہے۔ اگر اس کو قدرت ربانی کے آثار خیال کیا جائے بجا ہے اور اگر وحی

منزل خوانند روا۔ معاذ اللہ! اگر اس وثیقہ لطیفہ را از زبان بندہ

منزل پڑھا جائے روا ہے۔ معاذ اللہ! اگر اس لطیف تحریر کو ایک بندہ کی زبان سمجھا

دانی الحق۔ اگر ولی و اصل کہ از رجعت عالم روحانی و یا عالم قدس

جائے الحق۔ اگر کوئی ولی و اصل عالم روحانیت کا ولی یا عالم قدس شہود کا

شہود از درجہ خود افتادہ باشد۔ اگر تو تسل یا اس کتاب مستطاب

ولی اپنے درجہ سے گز جائے اگر اس کتاب مستطاب کا تو تسل

جوید۔ آں را مرشدیست کامل اگر او تو تسل نہ گرفت اور قسم و اگر

پڑھے تو یہ تو تسل اس کو مرشد کامل کا کام لے گا۔ اگر وہ تو تسل نہ پڑھے اس کا مقصد ہے اور اگر

ما اور انہ رسائیم ما را قسم و اگر طلب سلوک معصوم و متمسک

ہم اس کو نہ پہنچائیں ہمیں قسم ہے۔ اور اگر طالب سلوک بنجار کر اس کے سلوک پر پڑ جائے

شود بجز اعتصام عارف زندہ دل و روشن ضمیر سازم۔

اختیار کرے گا۔ اس چنگی کے باعث میں بالضرورت اس کو عارف زندہ دل اور روشن ضمیر بنا دوں گا۔

ابیتا

ہر کہ طالب حق جو دم حاضر
از ابتدا تا انتہا یک دم برم

طالب حق سن! خدا جلدی سے آ
ایک دم میں بخش دوں از ابتداء تا انتہا

طالب بیاطالب بیاطالب
تارسم روز اول با خدا

طالب آ! طالب آ! طالب آ!
روزِ اول کر دوں ستمہ کو با خدا

بدان کہ عارف کامل قادری بہر قدرت قادر و بہر مقام حاضر و حاضرت
جان لو کہ عارف کامل قادری بہر قدرت ہر قادر بہر مقام ہر حاضر و حاضرت

مطلق مصنف تصنیف می فرماید تا آنکہ از لطف انبی سرفرازی عین
مطلق میں مستغرق اور اس سالہ کا مصنف (باحو) کہتا ہے۔ جب مجھے لطف انبی سے سرفرازی اور

عنایت حق الحق حاصل شدہ۔ و از حضور فائض النور اکرم نبوی صلی علیہ وسلم
حق الحق سے عین عنایت حاصل ہوئی اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خلق خدا کو تلقین

حکم ارشاد خلق شدہ۔ چہ مسلم، چہ کافر، چہ بانصیب چہ بے نصیب
ارشاد کا حکم دیا (اب میری کیا نظر کے سامنے) کیا مسلم کیا کافر، کیا بانصیب کیا بے نصیب

چہ زندہ چہ مردہ۔ بزبان گوہر فشان مصطفیٰ ثانی و محتجب
چہ زندہ کیا مردہ۔ سب برابر ہیں دس کو چاہوں جہاں چاہوں میں دے دوں، اپنی زبان پُر نور سے

آخر زمانی فرمود۔
حضرت نے مجھے مصطفیٰ ثانی اور محتجب آخر زمانی کے لقب سے نوازا۔

حضرت نے مجھے مصطفیٰ ثانی اور محتجب آخر زمانی کے لقب سے نوازا۔

ابیتا

دست بیعت کرد مار مصطفیٰ
فرزند خود خواندہ است یار محتجب

دست بیعت مجھ کو فرمایا (سرور کو بین نے)
فرزند خود فرمادیا (محبس و محسن نے)

شد اجازت با جو از مصطفیٰ
خلق را تلقین کن بہر از خدا

دی اجازت باہو کو پھر مصطفیٰ
خلق کو تلقین کر بہر از خدا

خاک پائیم از حسین و از حسن
معرفت گشت است بر من نجم

خاک پائیم از حسین و از حسن
معرفت گشت است بر من نجم

خاک پائیم از حسین و از حسن
معرفت گشت است بر من نجم

و منزل فقر از بارگاہ کبریا حکم شد کہ تو عاشق مائی۔ ایں فقیر عرض نمود کہ
منزل فقر میں بارگاہ کبریا کے خطاب ہوا کہ تو ہمارا عاشق ہے۔ اس فقیر نے عرض کی کہ

عاجز را توفیق عشق حضرت کبریا نیست۔ باز فرمود کہ تو معشوق مائی
عاجز کو حضرت کبریا کے عشق کی توفیق نہیں پھر فرمایا کہ تو ہمارا معشوق ہے

باز ایں عاجز سناکت ماند پز تو شعل کبریا بند را ذرہ وار در اسرار
تب یہ عاجز خاموش رہا۔ اس وقت کی شاعر کبریا کے پر تو نے بند کو ذرہ وار اسرار

استغراق مستغرق ساخت و فرمود۔ تو عین ماہستی و عین تو، مستقیم
استغراق میں مستغرق کر دیا اور فرمایا تو ہماری عین ہے اور ہم تو ہماری عین ہیں۔

در حقیقت حقیقت مائی و در معرفت یار مائی و در تصویرت کبریا چو ہستی۔
حقیقت میں تو ہماری حقیقت ہے اور معرفت میں ہمارا یار اور حو میں یا حق کی بناوٹ کا برہ ہے۔

حقیقت میں تو ہماری حقیقت ہے اور معرفت میں ہمارا یار اور حو میں یا حق کی بناوٹ کا برہ ہے۔

حقیقت میں تو ہماری حقیقت ہے اور معرفت میں ہمارا یار اور حو میں یا حق کی بناوٹ کا برہ ہے۔

حقیقت میں تو ہماری حقیقت ہے اور معرفت میں ہمارا یار اور حو میں یا حق کی بناوٹ کا برہ ہے۔

حقیقت میں تو ہماری حقیقت ہے اور معرفت میں ہمارا یار اور حو میں یا حق کی بناوٹ کا برہ ہے۔

حقیقت میں تو ہماری حقیقت ہے اور معرفت میں ہمارا یار اور حو میں یا حق کی بناوٹ کا برہ ہے۔

حقیقت میں تو ہماری حقیقت ہے اور معرفت میں ہمارا یار اور حو میں یا حق کی بناوٹ کا برہ ہے۔

حقیقت میں تو ہماری حقیقت ہے اور معرفت میں ہمارا یار اور حو میں یا حق کی بناوٹ کا برہ ہے۔

حقیقت میں تو ہماری حقیقت ہے اور معرفت میں ہمارا یار اور حو میں یا حق کی بناوٹ کا برہ ہے۔

حقیقت میں تو ہماری حقیقت ہے اور معرفت میں ہمارا یار اور حو میں یا حق کی بناوٹ کا برہ ہے۔

روح شریف

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جعلت فی النفس طریق الزاہدین۔ ناہدوں کا طریق عبادت نفسی یعنی بانی پڑھائی ہے۔
وجعلت فی القلب طریق الرغبین۔ محبت و رغبت کی راہ قلبی عبادت ہے۔
وجعلت فی الروح طریق الکاملین۔ اور کاملین کا طریقہ عبادت رُوحی ہے۔
رسالہ رُوحی شریف کی ابتداء طریق رُوحی سے ہے۔ اس لیے اس کا نام رسالہ رُوحی شریف رکھا گیا ہے۔

۱) رسالہ رُوحی شریف قادری سروری، سلسلہ سلوک کا وہ جامع الہامی بلکہ اس سے بھی قریب قریب حضور کا کلام ہے جو خاص حضور میں سلطان العارفین فنا فی جوہر اسرار ذات یا جو سلطان الفقر محمد یا جوہر کسب فیض کی زبان فیض ترجمان سے جاری ہوا۔ رسالہ رُوحی شریف پڑھنے والے کو ایسی طریقہ سے رُوحی فیض حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا نام رُوحی شریف ہے۔
۲) اس رسالہ کی ابتدا فن فخت فیہ من رُوحی اور انتہاء اذا تم الفقر حضور اللہ کو پہنچانے والی ہے۔

۳) اس رسالہ کے مطالعہ اور عمل سے طالب کو ابتداء میں ہی رُوحانی مجلس نصیب ہوجاتی ہے اور بالآخر اس کے سلسلہ سلوک پر عمل کر کے حضور ہی حاصل ہوتی ہے۔
۴) عالم رُوحانیت اور عالم قدس شہود کے حجت خوردہ اولیاء اللہ کے لیے اس رسالہ سے زیادہ کسی چیز کو مؤثر نہیں پاگیا۔

۵) ہفت گلیات رسالہ رُوحی شریف باطنی مالوں کی سات چابیاں ہیں جن سے فقیر ہر قسم کے غیبی خزانوں کا مالک و متصرف ہوجاتا ہے اور جو طالب اپنے وجود کے باطنی فضل کھول لیتا ہے، فی الفور فنا فی اللہ، بقا باللہ، لقاء اللہ اور حضور سے مشرف ہوجاتا ہے۔
۶) رسالہ رُوحی شریف کا عامل غالب اولیاء اللہ میں سے ہوتا ہے، توفیق الہی

اور باطنی تصدیق سے جس کام کو کہتا ہے ہوجاتا ہے۔

۷) اس رسالہ میں ہفت ارواح سلطان الفقر کا ذکر ہے اس لیے اس کا نام رُوحی شریف رکھا گیا ہے۔

۸) اسم عظیم کی برکت سے فقیر مستجاب الدعوات ہوجاتا ہے طرفہ۔ اعمین میں نور حضور سے ہر مطلب حاصل کر سکتا ہے۔

۹) اس رسالہ شریف کی برکت سے فقیر قہراً بذن اللہ کہہ کر اہل قبور کے رُوحانی وجود کو زندہ اور حاضر کر کے ان سے ہمد اور ہم کلام ہوجاتا ہے اور ہر قسم کی مشکلات کو حل کر سکتا ہے۔

۱۰) رسالہ رُوحی شریف قصیدہ غوثیہ کی مانند مدحیہ، غزلیہ اور اسرار و رموز باطنی پر مبنی کلام ہے جس کی پڑھائی کے تین طریقے ہیں۔ اول دو رکعت نماز نفل بنیت ثواب رُوح پر شروع سید الانبیاء علیہ السلام اور خصوصی ثواب ہفت ارواح سلطان العارفین کو پہنچائے۔ ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے۔

۱۔ عام لوگوں کے لیے پڑھائی کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ بوقت تہجد یا صبح یا عصر کی نماز کے بعد ایک تین سات یا گیارہ بار رسالہ رُوحی شریف پڑھے اور اپنی دینی و دنیاوی مراد کو مد نظر رکھے اور سلطان العارفین کی رُوحانیت کے استمداد کرتا رہے۔ گیارہ بار اول آخر دو پاک پڑھے۔
ب۔ باتصور فقر کی پڑھائی کا طریقہ یہ ہے کہ اسم ذات اللہ یا صورت شمع یا رُوح سلطان العارفین کا تصور کرے اور ہفت بار رسالہ رُوحی شریف پڑھے اور اپنے مقصد کو مد نظر رکھے۔ یہ تصور حقیقی ہو وہم و خیال کا تصور نہ ہو۔

ج۔ زندہ قلب فقر کی پڑھائی کا یہ طریقہ ہے کہ رسالہ رُوحی شریف کی پڑھائی ظاہر میں شروع کر کے باطن میں گم ہو۔ زبان قلب رُوح۔ ہر ارد نور سے پڑھے اور باری باری ہفت سلطان الفقر کے حضور حاضر ہو کر استمداد و مدد مانگی حاصل کرے۔

۱۱) الغرض یہ رسالہ بے شمار دینی و دنیاوی رحمتوں کا منبع اور سلطان العارفین کی کتابوں کا بخور ہے۔



دُعَا

یا اللہ العالمین! تو اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے۔ ہم سب تیرے عاجز بندے ہیں تو نے نبیین، صدیقین، شہداء اور صالحین کو اپنی رحمت خاص کے لیے چُن لیا ہے مجھے بھی مقرر کیا عطا کر اور اگر وہ صالحین میں شامل فرمائے تاکہ میں اپنی ذات اور اپنے ملک میں تیرے احکام نافذ کرنے والوں میں شامل ہو کر اسوہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی کے لیے نمونہ بنا لوں۔ میرا نفس قلب، روح اور سرسبز باغِ ذات میں غرق ہو جائے اور مجھے قدرت کی آنکھوں سے دیکھنے والا، قدرت کے کانوں سے سننے والا، قدرت کی زبان سے کلام کرنے والا بنائے کہ میرا قول و فعل تیری رضا اور اتباع رسول کا نمونہ بن جائے۔

جملہ مومنین و مومنات کے سینوں اور اُن کی قبور کو اپنے نور سے روشن کر دے فقیرِ حقیر فقیر اس کے والدین اس کی حورِ بیوی زدرینہ بیگم کی قبور کو جنت کے باغوں میں سے باغ بنائے

یا رب العالمین یا رب العرش العظیم!

دنیا و آخرت میں خیر عطا فرمائے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر درود و سلام اور اپنی رحمت کے پھول برسائے۔ آمین!



ترجمہ و شرح رسالہ دوحی شریف تصنیف لطیف سلطان العارفین سلطان الفقہ
ذنا بن عین ذات یا حبیباً ہو قدس لہ عز و جہۃ المبارک ۲۰ فروری ۱۹۹۸ء
از فقیر الطاف حسین قادری سروری سلطان بقام شاہدہ بختِ طیبہ بکریں پذیر ہوا



فقیر الطاف حسین قادری سروری سلطان

آخری عہد کا خلیفہ سلطان بن عزیز کالونی شاہدہ لاہور